ilmkidunya

Islamiat (New Book) - 9th Class Islamiat urdu mdeium Mozoaati Motalha

Q1. عفت وحیا کے بارے میں آپ کی کیا روایت ہے.

Ans 1: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین حیا کے پیکر تھے- آپ کی عفت وحیا کے حوالے سے روایت ہے کہ آپ خاتم النبین پردہ دار کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے. (صحیح بخاری: 3562)

Q2. عبادات میں اعتدال اور میانہ روی سے کیا مرا دہے.

Ans 1: دین اسلام عبادات میں بھی میانہ روی اور اعتدادل کا حکم دیتا ہے- عبادت میں میانہ روی سے یہ مراد ہے کہ انسان اللہ تعالی کی عبادت بھی کرے، اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ اپنی صحت اور ضرورتوں کا بھی خیال رکھے- انسان اگر زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالی اور اس کے رسول خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق گزاراتا ہے تو وہ لمحہ بھی عبادت شمار ہوگا.

Q3. عام الوفود کا معنی اور مفہوم بیان کریں-

Ans 1: عام کا معنی"سال " اور وفود جمع ہے وفد کی جس کا معنی لوگوں کی جماعت ہے- عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے.فتح مکہ اور غزوہ حنین کے بعد دور دراز علاقوں مین پیغمبر اسلام خاتم النبین اور آپ کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ کے اعلی اخلاق کے چرچے ہوئے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں لہذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفودحاضر ہونے لگے.

Q4. نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خاتم النبین نے عبادت میں میانہ روی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی کو کیا نصحیت کی؟

Ans 1: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال اپنانے کا حکم دیا- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی خاتم النبین میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا؛ کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو؟ مین نے عرض کیا: جی ہاں یہ صحیح ہے-آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی، کیوں کہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے. آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے تم سے ملاقات کے لے آنے والوں بھی تم پر حق ہے- بیوی کا بھی تم پر حق ہے.

Q5. وفد بنو تیمیم کو بارگاہ رسالت میں حاضری کے کیا اداب سکھائے گئے.

Ans 1: وفد تمیم کا وفد 9 ہجری کے آغاز میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا. یہ لوگ اپنے قیدیوں کو آزاد کرانا چاہتے تھے. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے آرام کیا. جس میں رسول اکرم رسول اللہ خاتم النبین کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے کہ اپنی آوازوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین کی آواز سے بلند نہ کرو.نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین کو یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو.

Q6. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین کا بہن بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک تحریرکریں-

Ans 1: آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین کے سگے بہن بھائی نہیں تھے- آپ خاتم النبین کی رضاعی بہن حضرت شیما نبی کریم خاتم النبین کو گود میں کھلایا کرتی تھیں اور پنگھوڑے میں لوریاں دیتی تھیں-امیر حمزہ رضی اللہ تعالی کے رضاعی بھائی بھی تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دوہرے رشتے کی وجہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی کے لیے بہت شفقت اور محبت کے جذبات رکھتے تھے- ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آتے تھے- اعلان نبوت سے پہلے آپ خاتم النبین کے دوستوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی ، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی اور حضرت ضماد بن ثعلبہ رضی اللہ تعالی سر فہرست ہیں- یہ تمام احباب نہایت ہی بلند اخلاق اور باوقار لوگ تھے، آپ کے اپنے دوستوں سے تجارتی تعلقات بھی تھے-

---

Q7. سخاوت و ایثار سے کیا مراد ہے؟

Ans 1: سخاوت کا معنی کھلے دد سے خرچ کرنا ہے- اللہ تعالی نے انسان کو جو مال عطا فرمایا ہے اس میں سے اللہ تعالی کی خوش نودی حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے. انسان اگر اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کے باوجود خرچ کرے تو یہ بہترین سخاوت ہے اسی کو ایثار کہا جاتا ہے- سخاوت کے مختلف طریقے ہیں: مثلا فقرا اور مساکین کو کھانا کھلانا، یتیموں کی پرورش کرنا، بیواؤں کی مالی مدد کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے مختلف امور انجام دینا- اللہ تعالی نے ایثار کرنے والے لوگوں کو کامیاب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: 'اور وہ اپنے اپ بر9انہیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انہیں شدید حاجت ہو".

Q8. غزوہ حنین میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ خاتم النبین نے کس طرح شجاعت و استقامت کا مظاہرہ فرمایا، وضاحت کریں-

Ans 1: فتح مکہ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین مکہ مکرمہ میں انیس دن قیام کرنے کے بعد شوال 8 ہجریکو بارہ ہزارکے لشکر کے ساتھ وادی حنین کی جانب روانہ ہوئے- لشکر کی تعداد دیکھ کر بعض نو مسلموں کے زہن میں یہ خیال آیا کہ کوئی طاقت ہمیں شکست سے دو چار نہیں کرسکتی ، ان کا یوں اپنی ظاہری طاقت و کثرت تعداد پر اترانا اللہ تعالی کو پسند نہ آیا- اس موقعے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین بے مثال جرآت و بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان میں ڈٹتے رہے- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین اپنے خچر پر سوار تھے ، جس کی رکاب حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالی عنہ نے اور لگام حضرت عباس رضی اللہ تعالی نے پکڑ رکھی تھی-

---

Q9. انصاری صحابی کو نبی کریم صلی اللہ تعالی خاتم النبین نے مہمان کے متعلق کیا ارشاد فرمایا.

Ans 1: حضرت انس رضی اللہ تعالی فرماتے ہین کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی خاتم النبین سے جو کچھ مانگا جاتا آپ خاتم النبین عطا فرمادتے ایک شخص حاضر ہوا اور سوال کیا تو آپ خاتم النبین نے اسے صدقے کے مال مین سے اتنی بکریاں دینے کا حکم فرمایا کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان کو بھر دیتیں وہ اپنی قوم کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم اسلام لے آو، بے شک محمد رسول اللہ خاتم النبین اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ محاجی کا خوف نہیں رہتا.

Q10. وفد عبدالقیس کے سردار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے کیا اہتمام کیا.

Ans 1: اس وفد کے سردار نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم انبین کے پاس حاضری سے پہلے غسل کیا، عمدہ اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور علم اور وقار کے ساتھ بارگہ رسالت میں حاضری دی.